113220- معاصی عام ہونے کے ایام میں زیادہ عبادت کرنا

سوال

لوگ معصیت میں مشغول ہوں تو عبادت کرنے کا حکم کیا ہے (مثلا سال نو کے جشن کے موقع پر) تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان "لوگوں کے ہرج یعنی فتنہ کے وقت عبادت میری طرف ہجرت کی طرح ہے" پر عمل کیا جا سکے ؟

پسندیدہ جواب

اپنے دین پر ثابت قدم اور تمسک کرنے والا وہ مسلمان شخص ہے جو ہر وقت پوشیدہ اور اعلانیہ تنگی اور آسانی ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرتا ہو، وہ اپنے پروردگار کا ذکر کبھی نہ چھوڑے اور اپنے دل کو اس سے غافل نہ کرتا ہو، اور کوئی بھی شغل اسے عبادت سے نہ روک سکے، اور نہ ہی اللہ کی محبت سے اسے کوئی چیز پھیر کر دور کر سکے.

آپ اسے دیکھیں گے کہ وہ اپنی ساری حالتوں میں اللہ کی عبادت پر حریص ہوگا، وہ اپنی عمر کو اپنے مولا و آقا و پروردگار کی اطاعت میں بسر کرنے پر حریص ہوگا، اور جب عبادت گزاروں کے ساتھ ہوگا تو عبادت میں ان سے آگے نکلنے کی کوشش کریگا، اور سبقت لے جانے کی کوشش کریگا، اور جب لوگوں کو عبادت سے غافل دیکھے گا تو اپنے اوپر اللہ کی نعمت محسوس کریگا، تو یہی وہ شھداء اور غرباء ہیں جو انگاروں پر جی رہے ہیں، جن کی فضیلت میں احادیث وارد ہیں اور وہ فتنہ و فساد اور غربت و اجنبیت کے وقت دین پر عمل پیرا ہونگے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اسلام ابتداء میں اجنبی تھا اور پھر وہ اسی اجنبیت میں واپس پلٹ جائیگا، تو غرباء کے لیے خوشخبری ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (145).

لہذا جو بھی فتنہ و فساد اور غفلت کے دور میں سنت پر عمل پیرا ہو
اور اطاعت و فرمانبرداری کرے جس طرح وہ اصلاح و تقوی کے وقت کرتا تھا اور وہ ہر
حالت میں عامل اور عابد ہو تو اسے فضیلت ضرور حاصل ہوگی، اسی شخص کی مدح ثنائی کے
متعلق احادیث وارد ہیں.

لیکن بعض لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ معاصی و گناہ اور برائیاں عام
ہونے کا انتظار کرے تاکہ اس دن کو روزے اور عبادت کے لیے مخصوص کرے، حالانکہ غالب
ایام و حال میں اس کی یہ عادت نہ ہو تو اس کی یہ سمجھ اور فہم صحیح نہیں، اور نہ ہی
شارع حکیم کا یہ مقصد ہے، بلکہ شارع کا مقصود یہ ہے کہ ہمیشہ سنت پر عمل پیرا ہوا
جائے، اور مکمل طور پر اللہ کے احکام پر عمل کیا جائے، تاکہ مسلمان زمین میں
اندھیروں کے وقت بھی روشنی کا منارہ بن کر رہے، اور اللہ تعالی سے ملے جس پر اس نے
اللہ کے سامنے مطیع ہونے کا وعدہ کیا تھا اس میں کوئی کمی نہ کی ہو.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت یہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ایام و اوقات خالصتا اللہ کی رضا کے لیے بسر ہوتے تھے، آپ کوئی عبادت کا کوئی
موقع اور فرصت ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے، حتی کہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی
عنہما نے دریافت فرمایا:

"اے اللہ تعالی کے رسول میں دیکھتا ہوں کہ جتنے آپ ماہ شعبان میں
روزے رکھتے ہیں کسی اور مہینہ میں نہیں رکھتے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ وہ مہینہ ہے جس میں لوگ غفلت کا شکار ہوتے ہیں یہ مہینہ رجب
اور رمضان کے درمیان ہے، اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں اعمال اللہ رب العالمین کی طرف
اٹھائے جاتے ہیں، اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے عمل اٹھائینگے جائیں تو میں روزہ
کی حالت میں ہوں"

سنن نسائی حدیث نمبر (
2357
) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (
1898
) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اوراس حدیث کا معنی بھی یہی ہے جو معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لوگوں کے فتنہ کے وقت عبادت کرنا میری طرف ہجرت کی طرح ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (
2948
).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہاں ہرج سے مراد فتنہ اور لوگوں کے امور کا اختلاط ہے، اوراس وقت عبادت کی کثرت فضیلت کا سبب یہ ہے کہ لوگ اس وقت عبادت سے غافل ہوتے ہیں، اور کسی اور کام میں مشغول رہتے ہیں، صرف چند ایک افراد ہی عبادت کرتے ہیں" انتہی

دیکھیں : شرح مسلم (
88/18
).

اس لیے ہم سوال کرنے والی بہن کے لیے اور نہ ہی کسی اور مسلمان کے لیے جائز نہیں سمجھتے کہ وہ کفار کا مقابلہ کرتے ہوئے سال نو کے جشن والی راتوں کو عبادت کے لیے مخصوص کریں جب وہ لوگ ان راتوں کو اللہ کی معصیت سے بھر دیتے ہیں، لیکن اگر مسلمان شخص کی عادت ہو کہ وہ باقی ایام اور راتوں میں بھی عبادت وقیام کرتا ہے تو پھر ان راتوں میں بھی عبادت کرنے میں کوئی حرج نہیں، اللہ سبحانہ و تعالی اس کی نیت اور عمل پر اجر عظیم عطا فرمائیگا.

سوال نمبر (113064
) کے جواب میں کفار کے تہواروں کے موقع پر رات اور دین کو عبادت کے لیے مخصوص کرنے سے اجتناب کرنے کے متعلق تفصیل بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

واللہ
اعلم.